سوال

(695) نماز کے بعد اذکار بلند آواز سے پڑھیں یا آہستہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرص نمازوں کے بعد جو اذکار پڑھے جاتے ہیں کیا وہ سب کے سب بلند آواز سے پڑھے جائیں گے یا انہیں سراً پڑھنا مسنون ہے؟ مثلاً نماز کے بعد ایک بار اللہ اکبر بلند آواز سے کہنا تو ثابت ہے کیا 'اَستَغفِرُ اللّٰہ...اَللّٰھُمَّ أَنتَ السَّلَامُ...رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکرِکَ...' وغیرہ مسنون اذکار جہراً پڑھے جائیں گے یا انہیں دل میں پڑھا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ اکثر اہلِ علم عدمِ جواز کے قائل ہیں، جب کہ ایک گروہ جواز کا قائل ہے۔ بظاہر جواز ہے۔ چنانچہ ''صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'اِنَّ رَفعَ الصَّوتِ بِالذِّکرِ حِینَ یَنصَرِفُ النَّاسُ مِنَ المَکتُوبَةِ، کَانَ عَلٰی عَھدِ النَّبِیِّ ﷺ' صحیح البخاری، باب الذکر بعد الصلوة، رقم: ۸۴۱

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ فرض نمازوں سے فراغت کے وقت بآواز بلند ذکر کرتے تھے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَفِیهِ دَلِیلٌ عَلٰی جَوَازِ الجَھرِ بِالذِّکرِ عَقِبَ الصَّلَاةِ' فتح الباری: ۲/ ۳۲۵

''اس حدیث میں نماز کے بعد جہری ذکر کا جواز ہے۔'' لیکن

ذکر بہت اونچی آواز سے نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ''صحیح بخاری کی دوسری حدیث میں ہے:

'اِربَعُوا عَلٰی اَنفُسِکُم، فَاِنَّکُم لَا تَدعُونَ اَصَمَّ، وَلَا غَائِبًا۔' ...الحدیث" صحیح البخاری، باب مَا یُکرَہُ مِن رَفعِ الصَّوتِ فِی التَّکبِیرِ، رقم: ۲۹۹۲

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! مرعاة المفاتیح (۱/ ۶۱۷)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوۃ : صفحہ :591

محدث فتویٰ